فضائلِ اخلاق

فضائلِ اعمال

فضائلِ صدقات

تحقیق و تصنیف

ڈاکٹر محمود علی انجم

(ایم اے، ایم ایس سی نفسیات، ایم سی ایس، ایم فل، پی ایچ ڈی اقبالیات)

(بانی تھری آئی سائیکوتھراپی، اسلامک سائیکالوجسٹ، سپر چوالسٹ، صوفی سائیکوتھراپسٹ)

ریسرچ سکالر (اسلامیات، تصوف، اقبالیات، اردو، نفسیات و روحی علوم)

فضائلِ اخلاق اور فضائلِ اعمال وصدقات

اخلاق کی اہمیت: ۔جب انسان اس دنیا میں قدم رکھتا ہے تو اس کی ہر شے سے اس کا تھوڑا بہت تعلق پیدا ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے، نبی کریم ﷺ سے، اپنے اعزہ واقارب سے، ہر اپنے پرائے سے، جانوروں اور چرند پرند سے، ہر اس شے سے جس سے اس کا معاملہ یا تعلق ہے، اس تعلق کے فرض کو بحسن وخوبی سرانجام دینا اخلاق ہے۔
اخلاق سے مقصود باہمی حقوق وفرائض کی اچھے طریقے سے ادائیگی ہے۔ اخلاقِ حسنہ کی بدولت انسان کے مقصدِ حیات کی تکمیل ہوتی ہے۔ اخلاق سے ایمان کی تکمیل ہوتی ہے۔ انسان کو روحانی کمال حاصل ہوتا ہے۔ ذات باری تعالیٰ اور نبی کریم ﷺ کا قرب اور رضا حاصل ہوتے ہیں۔
فضائلِ صدقات: ۔دین اسلام کی رو سے رضائے الٰہی کے لیے کیا گیا ہر نیک کام صدقہ ہے۔ دوسروں سے اچھا برتاؤ کرنا، خندہ پیشانی سے ملاقات کرنا، راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹا دینا، کسی کو برائی سے روکنا، نیکی کی تلقین کرنا، اپنے اعزہ واقارب کی کسی طرح خدمت سرانجام دینا، اپنی اولاد، بیوی بچوں، یتیموں، مسکینوں، بیواؤں، مسافروں پر خرچ کرنا، کسی کو کھانا کھلانا، پانی پلانا، کسی کو صحیح راستہ بتانا، جانوروں، پرندوں کو کھلانا پلانا، سب نیکی کے کام اور صدقات ہیں۔ صدقات سے بے پناہ فیوض وبرکات حاصل ہوتے ہیں۔
فضائلِ استغفار: ۔سالک راہِ حقیقت کو چاہیے کہ وہ ہر حال میں اپنی اور دوسروں کی اصلاح اور فلاح کے لیے کوشش کرتا رہے۔ تاہم، انسان خطا کا پتلا ہے۔ کوشش کے باوجود جانے انجانے طور پر کوئی نہ کوئی خطا ہو ہی جاتی ہے۔ اسلام دینِ رحمت ہے۔ اسلام میں اصلاح وفلاح کے عمل کو کامیابی سے جاری رکھنے کے لیے استغفار کی تعلیم دی گئی ہے۔ اس کتاب میں سندات اور حوالہ جات کے ساتھ فضائلِ اخلاق، فضائلِ صدقات اور فضائلِ استغفار بیان کیے گئے ہیں۔

__تحقیق وتصنیف__

ڈاکٹر محمود علی انجم

(ایم اے، ایم ایس سی نفسیات، ایم سی ایس، ایم فل، پی ایچ ڈی اقبالیات)
(بانی تھری آئی سائیکوتھراپی، اسلامک سائیکالوجسٹ، سپر چوالسٹ، صوفی سائیکوتھراپسٹ)
ریسرچ سکالر (اسلامیات، تصوف، اقبالیات، اردو، نفسیات وروحی علوم)
سابق پرنسپل ''چشتیہ کالج، فیصل آباد''
ایڈیٹر ''ماہنامہ نورِ ذات''، رجسٹرڈ، منظور شدہ
پروپرائٹر ''نورِ ذات پبلشرز''، لاہور

نورِ ذات پبلشرز، لاہور

Mobile & Whats App: 0321-6672557 Email: Anjum560@gmail.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جملہ حقوق بحق مصنفِ کتاب محفوظ ہیں

نام کتاب:۔ فضائلِ اخلاق اور فضائل اعمال وصدقات

تحقیق وتصنیف:۔ ڈاکٹر محمود علی انجم

(ایم اے، ایم ایس سی نفسیات، ایم سی ایس، ایم فل، پی ایچ ڈی اقبالیات)
(بانی تھری آئی سائیکوتھراپی، اسلامک سائیکالوجسٹ، سپر چوالسٹ، صوفی سائیکوتھراپسٹ)
ریسرچ سکالر (اسلامیات، تصوف، اقبالیات، اردو، نفسیات وروحی علوم)
بانی وصدر (بزم فقرِ اقبال، بزم علم وعرفان، ایجوکیٹرا ینڈ لرنرز ویلفیئر آرگنائزیشن)
نائب صدر بزمِ فکرِ اقبال، انٹرنیشنل
سابق پرنسپل "چشتیہ کالج، فیصل آباد"
ایڈیٹر "ماہنامہ نورِ ذات" رجسٹرڈ، منظور شدہ
پروپرائٹر "نورِ ذات پبلشرز"، لاہور

برائے مشورہ ورہنمائی:۔ فون نمبر / وٹس ایپ نمبر:۔ 0321-6672557 / 0323-6672557

ای میل:۔ Anjum560@gmail.com/Anjum560@outlook.com

کمپوزنگ:۔ محمد آصف مغل

طابع:۔ نورِ ذات پبلشرز

فون نمبر / وٹس ایپ نمبر:۔ 0321-6672557 / 0323-6672557

ای میل:۔ Anjum560@gmail.com/Anjum560@outlook.com

سنِ اشاعت:۔ اپریل ۲۰۲۴ء

راقم الحروف نے ہر ممکن کوشش کی ہے کہ حتی المقدور تحقیقی وتنقیدی شعور سے کام لیتے ہوئے 'موضوعِ تحقیق' سے انصاف کیا جائے اور حقائق تک رسائی حاصل کر کے انھیں سند وحوالہ جات کے ساتھ ضبطِ تحریر میں لا کر قارئین کی خدمت میں پیش کیا جائے۔ تاہم، ہر انسانی کوشش کی طرح علمی وادبی کاموں میں بھی غلطی، کوتاہی اور نقص کا امکان رہتا ہے۔ قارئین سے درخواست ہے کہ انھیں اس کتاب میں کسی مقام پر کوئی کمی بیشی و غلطی نظر آئے تو مجھے ضرور مطلع فرمائیں تا کہ آئندہ اشاعت میں ان کی قیمتی آرا سے استفادہ کیا جا سکے۔

واللہ الموفق و هو الهادی الی سواء السبیل۔ اللهم تقبل منا انك انت السمیع العلیم۔ الحمد لله رب العالمین۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنَجِّيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَآ اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرٰتِ فِي الْحَيَاتِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّكَ مُجِيْبُ الدَّعَوَاتِ وَرَافِعُ الدَّرَجَاتِ وَيَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ وَيَا كَافِيَ الْمُهِمَّاتِ وَيَادَافِعَ الْبَلِيَّاتِ وَيَا حَلَّ الْمُشْكِلَاتِ اَغِثْنِيْ اَغِثْنِيْ اَغِثْنِيْ يَآ اِلٰهِيْ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ط اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ مِّائَةَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّةٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ ط ○ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ ط سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اِلٰهاً وَّاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ○ وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا ○ يَارَبِّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِيْ لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَعَظِيْمِ سُلْطَانِكَ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى ○ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ ○ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَدَدَ خَلْقِهٖ ○ اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَدَدَ خَلْقِهٖ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى ○ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ○ رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ ○ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ○ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ ○

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ مِّائَةَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّةٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ ط اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط ○

کتاب دوستی

کامیاب زندگی گزارنے کے لیے زندگی کا مقصد اور اسے گزارنے کا طریقہ جاننے اور سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اس مقصد کے لیے بہترین مخلوق کا رُوپ عطا کرنے والے احد و واحد رب تعالیٰ نے انبیا و رُسل پر آسمانی کتابیں اور صحائف نازل فرمائے اور انھیں بطور معلم انسانوں کو تعلیم دینے اور ان کی تربیت کرنے کا فریضہ سرانجام دینے کی ذمہ داری تفویض فرمائی۔ کتاب ہر ایک معلم و متعلم کی بنیادی ضرورت ہے۔ ایک مسلمان تاحیات معلم اور متعلم کے طور پر زندگی بسر کرتا اور ہر وقت اپنی اور دوسروں کی اصلاح اور فلاح کے لیے مصروف بہ عمل رہتا ہے۔ حیات بخش اور حیات افروز علم و ادب پر مشتمل کتابیں ہر فرد کی ضرورت ہیں۔ ایسی تحقیقی، مستند کتابیں جو منشائے الٰہی کے مطابق دنیوی اور اُخروی فوز و فلاح کے حصول میں ممد و معاون ہوں، ان کا مطالعہ اور ان سے ملنے والی تعلیمات پر عمل کرنا ازحد ضروری ہے۔

اپنے بارے میں، اپنے خالق و مالک کے بارے میں، اس کائنات کے بارے میں، اپنے محبوب حکما، علما، صوفیہ، ادبا اور شعرا کی نگارشات سے استفادہ کرنے کے لیے مطالعہ کی عادت اپنائیں۔

یہ کتاب اسی جذبے کے تحت آپ کو پڑھنے کے لیے پیش کی گئی ہے۔ اسے خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھنے کے لیے دیں۔

سُرورِ علم ہے کیفِ شراب سے بہتر
کوئی رفیق نہیں ہے کتاب سے بہتر

محترمی و مکرمی! ____________________

____

فضائلِ اخلاق اور فضائلِ اعمال و صدقات

ازطرف:۔ ____________________

تاریخ:۔ ____________ دن:۔ ____________

اظہارِ تشکر

وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَo

اور اللہ نے تمھیں تمھاری ماؤں کے پیٹ سے (اس حالت میں) باہر نکالا کہ تم کچھ نہ جانتے تھے اور اس نے تمھارے لیے کان اور آنکھیں اور دل بنائے تاکہ تم شکر بجالاؤo

زیرِ نظر کتاب ''فضائلِ اخلاق اور فضائلِ اعمال وصدقات'' کی تصنیف و تالیف کی سعادت حاصل ہونے پر میں ربِ قدیر اور اپنے آقا و مولا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بے حد وحساب شکر گزار ہوں۔ میں اپنے روحانی، علمی وادبی محسنین اور کرم فرماؤں خصوصاً سلطان الفقرا قبلہ فقیر نور محمد کلاچوی رحمۃ اللہ علیہ، پیرو مرشد حضرت قبلہ فقیر عبدالحمید سروری قادری رحمۃ اللہ علیہ، اپنے نہایت واجب الاحترام والد محترم حاجی محمد یٰسین رحمۃ اللہ علیہ اور والدہ محترمہ کا شکر گزار ہوں جن کی تعلیمات، دعاؤں، توجہ اور شفقت کی بدولت اس کارِ سعادت کی توفیق عطا ہوئی۔ میرے کرم فرما اساتذہ پروفیسر ڈاکٹر محمد آصف اعوان (پی ایچ ڈی اقبالیات)، پروفیسر ڈاکٹر محمد افضال انور (پی ایچ ڈی اردو)، پروفیسر ڈاکٹر ارشاد شاکر اعوان (پی ایچ ڈی اقبالیات)، پروفیسر ڈاکٹر قمر اقبال (پی ایچ ڈی اقبالیات) اور پروفیسر ڈاکٹر مظفر علی کاشمیری (پی ایچ ڈی اقبالیات) کی مدد، رہنمائی اور دعاؤں کی بدولت مجھے یہ کارِ خیر سرانجام دینے کی توفیق حاصل ہوئی۔ میری بیوی (فوزیہ نسرین انجم)، بیٹی (عروج فاطمہ)، داماد (اسد محمود)، بہو (فائزہ حامد) اور بیٹوں (حامد علی انجم اور احمد علی انجم) نے میرے حصے کی ذمہ داریاں سرانجام دے کر، ہر طرح سے میری ضروریات کا خیال رکھ کر مجھے ذہنی و قلبی فراغت کے لمحات حاصل کرنے میں گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ میں ان سب کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔ میں اپنی اس علمی، ادبی و روحانی کاوش کو ان سے منسوب کرتا ہوں اور دل کی گہرائیوں سے ان کے لیے دعا گو ہوں۔

احقر العباد

طالبِ دعا و منتظرِ آرا

ڈاکٹر محمود علی انجم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِّائَۃَ اَلْفَ اَلْفِ مَرَّۃٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ ؕ

انتساب

سید المرسلین، رحمۃ اللعالمین، شفیع المذنبین، نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تمام انبیا و رسل، امہات المؤمنین، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام اولاد پاک، پنجتن پاک، آئمہ مطہرین، معصومین، تمام صحابہ کرام وصحابیات رضوان اللہ علیہم اجمعین، تابعین، تبع تابعین، اولیائے امت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، تمام مشائخ عظام، علمائے کرام، تمام مومنین ومومنات، مسلمین ومسلمات، قادری، چشتی، نقشبندی، سہروردی ودیگر تمام سلاسلِ حق کے پیرانِ عظام واہلِ سلسلہ، ساتوں سلطان الفقراء خصوصاً حضرت پیرانِ پیر دستگیر رحمۃ اللہ علیہ، حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ، حضرت قبلہ فقیر نور محمد کلاچوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ غریب النواز خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ صابر پیا رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ، مرشدِ من حضرت قبلہ فقیر عبدالحمید سروری قادری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ محمد غلام نصیر الدین نصیر رحمۃ اللہ علیہ، فرید العصر میاں علی محمد خاں چشتی نظامی فخری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ محمد مسعود احمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ، سرکار میراں بھیکھ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ محمد علی چشتی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ گوہر عبدالغفار چشتی صابری رحمۃ اللہ علیہ، میاں غلام احمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ، میاں مقبول احمد رحمۃ اللہ علیہ اوران کے اہل و عیال، حضرت میاں علی شیر صدیقی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت میاں فریاد احمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ، پروفیسر ڈاکٹر محمد افضال انور، پروفیسر ڈاکٹر قمر اقبال، پروفیسر ڈاکٹر محمد آصف اعوان، پروفیسر ڈاکٹر مظفر کاشمیری، پروفیسر ڈاکٹر محمد غلام معین الدین نظامی، ڈاکٹر محمد شفیق، ڈاکٹر محمد اصغر، پروفیسر سلیم صدیقی، استادِ محترم پروفیسر عبداللہ بھٹی، بندہ عاجز اور اِس کی اہلیہ کے والدین (حاجی محمد یٰسین وبیگم یٰسین، میاں لطیف احمد وبیگم میاں لطیف احمد)، بندہ عاجز کی اہلیہ (فوزیہ نسرین انجم)، بیٹی (عروج فاطمہ)، داماد (اسد محمود)، بہو (فائزہ حامد)، بیٹوں (حامد علی انجم، احمد علی انجم)، پوتے (محمد علی انجم)، پوتی (ماہ نور فاطمہ)، بہنوں (مسز یاسمین اختر، مسماۃ ناہید اختر)، برادران (میاں مقصود علی چشتی نصیری، میاں سجاد احمد قادری، میاں فیاض احمد، میاں شہباز احمد، میاں اعجاز احمد، میاں خرم یٰسین، میاں عاصم یٰسین، میاں ارشد محمود، میاں افتخار احمد، میاں ابرار احمد، میاں عمران احمد، میاں نسیم اختر) اوران کے اہل وعیال، مسٹر ومسز نصیر واہلِ خانہ، خالد محمود (پروپرائٹر: خالد بک ڈپو، لاہور)، کاشف حسین گوہر (پروپرائٹر: ہمدرد کتب خانہ)، الطاف حسین گوہر (پروپرائٹر: گوہر سنز پبلی کیشنز)، تمام مسلمان آباؤ اجداد، بہن بھائیوں، بیٹوں، بیٹیوں، دامادوں، بہوؤں، نسلِ نو، احباب، رفقا، اساتذہ، تلامذہ، ظاہری و باطنی بلاواسطہ وبالواسطہ محسنین، علمی نسبی، روحانی تعلق رکھنے والے تمام احباب، بندہ عاجز کے چاہنے والوں اوران سب کو جن سے بندہ عاجز کو محبت ہے، تاابدالآباد اس کا ثواب ایصال ہو۔ بندہ عاجز سے جانے انجانے کسی بھی صورت میں ایسے تمام افراد جن کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی سرزد ہوئی انھیں بھی اس کارِ خیر کا ثواب ایصال ہو اور ذاتِ باری تعالیٰ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے صدقے اپنے فضل وکرم سے اسے بطور قضا وکفارہ شمار فرما کر اُن سب کی اور بندہ عاجز کی مغفرت فرمادے۔ (آمین)

وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○

اور وہ لوگ (بھی) جو اُن (مہاجرین وانصار) کے بعد آئے (اور) عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی، جو ایمان لانے میں ہم سے آگے بڑھ گئے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لیے کوئی کینہ اور بغض باقی نہ رکھ۔ اے ہمارے رب! بے شک تو بہت شفقت فرمانے والا بہت رحم فرمانے والا ہے ○ الحشر [59:10]

پیش لفظ

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی بندگی کے لیے پیدا فرمایا اور دین اسلام کو بندگی کی اساس اور میزان قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کی رہنمائی کے لیے حضرت آدم علیہ السلام تا نبی کریم رؤف ورحیم حضرت محمد ﷺ تک کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء ورُسل مبعوث فرمائے اور آسمانی کتابیں نازل فرمائیں۔ تمام انبیاء ورُسل ان آسمانی کتابوں میں دی گئی ہدایت کے مطابق عمل کرتے اور انسانوں کو تعلیم دیتے رہے۔ نبی کریم رؤف و رحیم حضرت محمد ﷺ کے ذریعے دین اسلام کی تکمیل ہوگئی۔ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں اور قرآن کریم آخری آسمانی کتاب ہے۔

اسلام کا پیغام کسی مخصوص زمانے، کسی مخصوص علاقے یا مخصوص لوگوں کی حد تک محدود نہیں۔ اسلام کا پیغام عالمگیر اور آفاقی ہے۔ دین اسلام کے مطابق زندگی کا سفر ہمیشہ جاری رہے گا۔ ہم سب اس دنیا میں آزمائے جانے کے لیے بھیجے گئے ہیں۔ اس دنیاوی زندگی کے مطابق آخروی زندگی کی راہیں متعین ہوں گی۔ دین اسلام میں جسم اور روح کے باہمی تعلق اور ان کے تقاضوں کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ عصرِ حاضر کا انسان اپنا مقصدِ حیات فراموش کر چکا ہے۔ وہ نہ صرف اللہ تعالیٰ سے دور ہے بلکہ وہ اپنے آپ سے بھی دور ہے۔ لادینی وملحدانہ فلسفۂ حیات کے تحت ہر کوئی اپنی بدنی، دنیاوی اور مادی ضروریات اور خواہشات کی تکمیل کے لیے کوشاں ہے۔ زیادہ تر لوگ اس مادی طرزِ فکر کی وجہ سے اپنی روح کے تقاضے بھی فراموش کر چکے ہیں۔ وہ روح کے قائل نہیں تو روحانیت کے قائل کیسے ہوں گے۔ ہم مسلمان بھی اس مادی دور میں اپنا مقصدِ حیات فراموش کر چکے ہیں۔

دین اسلام آخروی زندگی میں فلاح وکامیابی کے حصول کے لیے دنیاوی زندگی بسر کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ اس کے مطابق ہر انسان کو، خصوصاً مسلمان کو اسلامی تصورِ حیات کے مطابق اپنے بدن اور روح کے تقاضے پیش نظر رکھتے ہوئے دنیا اور آخرت میں کامیابی کے لیے کوشش کرنی چاہیے۔ عصرِ حاضر کی ان خرابیوں کے پیشِ نظر اور جدید علوم کے تحقیقی اصول کو پیش نظر رکھتے ہوئے بندۂ عاجز نے اسلامی ضابطۂ حیات، علامہ اقبالؒ کے افکار وتصورات (خصوصاً فلسفۂ خودی)، اسلامی نفسیات اور اسلامی تصوف کے باہم مربوط تعلق کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے تھری آئی سائیکوتھراپی وضع کی ہے جو کہ نفسیاتی، روحانی اور اخلاقی امراض کے طریقۂ علاج پر مشتمل ہے۔ الحمدللہ! یہ سائیکوتھراپی اسلامی فلسفۂ حیات اور اُس کے تقاضوں کے مطابق ہے۔ اسلامیات، اقبالیات، تصوف اور نفسیات کے باہمی ربط پر مبنی یہ تھراپی اسلامی ضابطۂ اخلاق اور اسلامک سپر چوائل ازم کے آفاقی اور عالمگیر اصولوں پر مبنی ہے۔ اس سے نہ صرف ہم مسلمان بلکہ غیر مسلم بھی استفادہ کر سکیں گے اور ان شاء اللہ وہ اس تھراپی کے عملی نتائج سے اطمینان پا کر دین اسلام کے بھی قائل ہو جائیں گے اور اُن میں جن کا نصیب ہوا وہ مسلمان بھی ہو جائیں گے۔ بندۂ عاجز کو اللہ تعالیٰ نے اس تھراپی پر ریسرچ کرنے اور اسے پیش کرنے کا شرف عطا فرمایا ہے۔ تحقیقی نکتۂ نگاہ سے یہ نفسیات اور روحانی دنیا میں ایک نیا اضافہ ہے۔ آپ کے پیشِ نظر یہ کتاب اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

عظیم علمائے حق اور صوفیائے عظام نے خلقِ خدا کی بہتری کے لیے آیاتِ قرآنی اور مسنون دعاؤں پر مشتمل منازلِ روحانی ترتیب دیں اور پیش کیں جن میں سے 'حزب البحر' اور 'حزب الاعظم' مشہور ومتداول ہیں۔ عصرِ حاضر میں ذاتِ باری تعالیٰ کے فضل وکرم سے بندۂ عاجز نے احادیثِ نبوی ﷺ اور ارشادات ومعمولاتِ صوفیاء کے پیشِ نظر بعد از تحقیق کئی منازلِ روحانی ترتیب دیں، احادیث کے مطابق ان کے فضائل بیان کیے اور انہیں 'حزب النبی ﷺ'، 'حزب الکامل'، 'حزب الاعظم جدید'، 'حزب الحب والتسخیر'، 'حزب الشفائے کامل'، 'حزبِ مریم' اور 'حزب المؤمن' کے نام سے پیش کیا ہے۔ یہ منازلِ روحانی طبِ نبوی ﷺ کے بنیادی اصولوں کے مطابق ترتیب دی گئیں ہیں اور یہ صدیوں پر محیط اسلامی اور روحانی معالجات میں منفرد اضافے اور پیشکش کی حیثیت رکھتی ہیں۔ علمِ تحقیق کی رو سے تحقیق پر مبنی یہ منازلِ روحانی نہایت قدر وقیمت کی حامل ہیں جس کا بین ثبوت وہ تمام احادیثِ مبارکہ ہیں جو ان منازل کے فضائل میں بیان کی گئی ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان منازل کو اپنے معمول میں لے کر آئیں۔ صدقہ جاریہ کی نیت سے ان کو شائع کریں اور تقسیم کریں۔ صوفیائے عظام اور روحانی معالجین سے درخواست ہے کہ وہ ان منازلِ روحانی کی ترویج میں بھرپور کردار ادا کریں تا کہ مخلوقِ خدا ان سے بھرپور استفادہ کر کے فلاحِ دارین حاصل کرے اور ہمارے لیے یہ منازلِ روحانی صدقہ جاریہ بن جائیں۔

طالب دعا

پروفیسر ڈاکٹر محمود علی انجم

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	حمد و نعت	003
	کتاب دوستی	004
	اظہارِ تشکر	005
	انتساب	006
	پیش لفظ	007
	فہرست مضامین	008
	فضائل اخلاق اور فضائل اعمال وصدقات	009
	اسلام کا تصوّرِ اخلاق	009
	اخلاق کی اقسام	009
	اخلاقِ طبعی، اخلاق کسبی، اخلاقِ حسنہ و اخلاقِ سیئہ	009
	تقسیمِ فضائل:۔فضائل شخصیہ، فضائل اجتماعیہ، فضائل دینیہ	009
	اخلاق کی اہمیت	009
	اخلاقِ حسنہ کے بارے میں ارشاداتِ باری تعالیٰ	010
	اخلاقِ حسنہ کے بارے میں ارشادات نبوی ﷺ	010
	عناصرِ اخلاق (ایمان، رضائے الٰہی، حسنِ نیت)	012
	اخلاق کی اصل (حکمت، شجاعت، عفت، عدل)	012
	پیدائش فضائل ورذائل	013
	امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا تبصرہ	013
	فضائل کی وسعت	014
	اسلام میں فضائل اخلاق	014
	دو بیبیوں والا واقعہ	015
	اخلاقِ نبوی ﷺ اور اشاعتِ اسلام	015
	فضائل صدقات	015
	فضائل استغفار	019
	ادعیہ مغفرت	023
	حوالہ جات وحواشی	024

فضائل اخلاق اور فضائل اعمال وصدقات

اسلام کا تصورِ اخلاق:۔'اخلاق'، 'خلق' کی جمع ہے جس کے لغوی معنی ہیں: عادت، خصلت، خو۔ لہٰذا اخلاق کے معنی ہیں: عادات، خصائل، خصلتیں۔

اخلاق کی اقسام:۔خوبی، خامی اور نوعیت کے لحاظ سے اخلاق کی کئی اقسام ہیں۔

اخلاقِ طبعی:۔طبیعت یا مزاج سے مراد وہ خاص فطری استعداد یا صلاحیت ہے جس کی رو سے انسان بآسانی تھوڑے سے سبب سے کسی کام کی طرف مائل ہو جاتا ہے یا اس میں خاص کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ مثلاً گرم خشک مزاج والے انسان کو بہت جلد غصہ آ جاتا ہے۔ گرم تر مزاج والے انسان پر جلد شہوت غالب آ جاتی ہے اور سرد خشک مزاج والا انسان جلد ذہنی کمزوری کا شکار ہو جاتا ہے۔ طبیعت یا مزاج کی بدولت بآسانی سرانجام پانے والے اچھے برے کام اخلاقِ طبعی کہلاتے ہیں۔

اخلاقِ کسبی:۔تعلیم وتربیت اور مشق وتکرار کی بدولت بلا تکلف صادر ہونے والے کام، اخلاقِ کسبی کہلاتے ہیں۔

اخلاقِ حسنہ واخلاقِ سیئہ:۔اچھے اخلاق کو 'اخلاقِ حسنہ'، 'اخلاقِ محمودہ'، یا 'فضائل' کہتے ہیں۔ برے اخلاق کو 'اخلاقِ سیئہ'، 'اخلاقِ ذمیمہ' یا 'رذائل' کہتے ہیں۔ فضیلت کے لغوی معنی ہیں: برتری، فوقیت، بزرگی، بڑائی، فضل، نیکی، کمال۔ 'فضائل'، فضیلت کی جمع ہے۔ پاکیزہ صفات 'فضائل' کہلاتی ہیں۔ وہ تمام عادات جو نیک نیتی، حسنِ خلوص اور رضائے الٰہی کی خاطر اختیار کی جائیں انسان کی فضیلتیں ہیں اور وہ سب نیکیوں میں شمار ہوتی ہیں۔ اسلام میں ہر نیکی ایک اچھا خلق ہے اور ہر برائی رذالت ہے۔ اسلام حسنِ خلق پیدا کرنے کی تربیت دیتا ہے۔(1)

تقسیمِ فضائل:۔دورِ حاضر کے علمائے اخلاق کے مطابق فضائل کی تین اقسام ہیں: فضائلِ شخصیہ، فضائلِ اجتماعیہ، فضائلِ دینیہ۔

فضائلِ شخصیہ:۔''فضائلِ شخصیہ'' ان فضائل کا نام ہے جو فرد وشخص کی زندگی کو منظم کرتے ہیں اور اس کے قویٰ اور ملکات میں ترقی اور اعتدال پیدا کر سکتے ہیں۔ یہ ''ضبطِ نفس'' اور ''تہذیبِ نفس'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ اگر لذائذ میں انہماک سے ''ضبطِ نفس'' ہے تو ''عفت'' ہے۔ اگر خود کو ہمیشہ کے لیے رنج ومصائب میں ڈال دینے' یا رنج ومصائب سے دہشت وخوف کھانے پر ضبطِ نفس ہے تو شجاعت ہے۔ اگر ''تہذیبِ نفس''، یعنی نفس کو عقل کے زیرِ فرمان کرنے پر ترغیب ہے تو اس کا نام ''حکمت'' ہے۔

فضائلِ اجتماعیہ:۔''فضائلِ اجتماعیہ'' ان فضائل کو کہتے ہیں جو فرد وشخص کو اس کے گرد وپیش انسانوں کے ساتھ ایک ہی لڑی میں پروتے اور ان سب کے حالات کو ترقی کی راہ پر لگاتے ہیں۔ فضائل اجتماعیہ میں اگر انسانی حقوق کی کماحقہ ادائیگی ہے تو اس کو ''عدل'' کا نام دیا جائے گا۔ اگر حقوقِ انسانی کی فرض سے بڑھ کر ادائیگی ہے تو وہ ''احسان'' ہے۔

فضائلِ دینیہ:۔''فضائل دینیہ'' وہ ہیں جو مذہب کے احکام کے تابع ہیں۔ ان میں وہ تمام امور شامل ہیں جن کے ساتھ اپنے خالق ومالک کی رضا کے لئے متصف ہونا ضروری ہے۔(2)

اخلاق کی اہمیت:۔جب انسان اس دنیا میں قدم رکھتا ہے تو اس کی ہر شے سے اس کا تھوڑا بہت تعلق پیدا ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے، نبی کریم ﷺ سے، اپنے اعزہ واقارب سے، ہر اپنے پرائے سے، جانوروں اور چرند پرند سے، ہر اس شے سے جس سے اس کا معاملہ یا تعلق ہے، اس تعلق کے فرض کو حسن وخوبی سرانجام دینا اخلاق ہے۔

اخلاق سے مقصود باہمی حقوق وفرائض کی اچھے طریقے سے ادائیگی ہے۔ اخلاقِ حسنہ کی بدولت انسان کے مقصد حیات کی تکمیل ہوتی ہے۔ اخلاق سے ایمان کی تکمیل ہوتی ہے۔ انسان کو روحانی کمال حاصل ہوتا ہے۔ ذات باری تعالیٰ اور نبی کریم ﷺ کا قرب اور رضا

حاصل ہوتے ہیں۔

اخلاقِ حسنہ کے بارے میں ارشاداتِ باری تعالیٰ:۔ دین اسلام کی رو سے بنیادی عقائد پر ایمان لانے کے بعد تکمیلِ ایمان کے لیے نیک کام سرانجام دینا ضروری ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُالزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَo البقرہ[2:277]

بے شک جولوگ ایمان لائے اورانہوں نے نیک اعمال کیےاور نماز قائم رکھی اور زکوٰۃ دیتے رہےان کے لیےان کے رب کے پاس ان کا اجر ہے،اوران پر(آخرت میں) نہ کوئی خوف ہوگااور نہ وہ رنجیدہ ہوں گے o

نیک کاموں کی بدولت انسان کوتقویٰ حاصل ہوتا ہے۔تقویٰ سے مراد وہ قلبی وروحانی کیفیت ہے جو ہرقسم کی نیکی کی محرک ہے۔ اس تقویٰ کی بدولت انسان کے اخلاق اچھے ہوجاتے ہیں وہ برے لوگوں اور برائیوں سے بچتا ہے۔اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے تواضع اور انکساری اختیار کرتا ہے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًاo**وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا**o**وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا**o الفرقان[25:63-65]

اور(خدائے) رحمان کے(مقبول) بندے وہ ہیں جوزمین پرآہستگی سے چلتے ہیں اور جب ان سے جاہل(اکھڑ) لوگ(ناپسندیدہ) بات کرتے ہیں تو وہ سلام کہتے(ہوئے الگ ہوجاتے) ہیںo اور(یہ) وہ لوگ ہیں جواپنے رب کے لیے سجدہ ریزی اور قیام(نیاز) میں راتیں بسر کرتے ہیںo اور(یہ) وہ لوگ ہیں جو(ہمہ وقت حضورِ باری تعالیٰ میں) عرض گزار رہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! تو ہم سے دوزخ کا عذاب ہٹالے بے شک اس کا عذاب بڑا مہلک(اوردائمی) ہے o

فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَo**وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ**o**وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۠ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۠ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ**o**وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ**o**وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ**o الشوریٰ[42:36-40]

سوتمہیں جوکچھ بھی(مال ومتاع) دیا گیا ہے وہ دنیوی زندگی کا(چندروزہ) فائدہ ہےاور جوکچھ اللہ کے پاس ہے وہ بہتر اور پائیدار ہے(یہ) اُن لوگوں کے لیے ہے جوایمان لاتے اوراپنے رب پرتوکّل کرتے ہیںo اور جولوگ کبیرہ گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے پرہیز کرتے ہیں اور جب انہیں غصّہ آتا ہےتو معاف کردیتے ہیںo اور جولوگ اپنے رب کا فرمان قبول کرتے ہیں اورنماز قائم رکھتے ہیں اور اُن کا فیصلہ باہمی مشورہ سے ہوتا ہےاوراس مال میں سے جوہم نے انہیں عطا کیا ہےخرچ کرتے ہیںo اوروہ لوگ کہ جب انہیں(کسی ظالم وجابر) سے ظلم پہنچتا ہےتو(اس سے) بدلہ لیتے ہیںo اور برائی کا بدلہ اسی برائی کی مِثل ہوتا ہے، پھرجس نے معاف کردیااور(معافی کے ذریعہ)اصلاح کی تو اُس کا اجراللہ تعالیٰ کے ذمّہ ہے۔بےشک وہ ظالموں کودوست نہیں رکھتاo

تمام عبادات کے دوسرے اہم مقاصد کے علاوہ،ان عبادات کا اہم ترین مقصد اخلاقِ حسنہ کی تربیت اورتکمیل ہے۔اگران عبادات سے روحانی واخلاقی ترقی واصلاح حاصل نہ ہوتو یہ اسی طرح ہے جیسے درخت بغیر پھل کے، پھول بغیرخوشبو کےاورجسم بغیرروح کے۔

اخلاقِ حسنہ کے بارے میں ارشاداتِ نبوی ﷺ:۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بعثت کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا:

1۔ **بعثت لاتمم حسن الاخلاق** (موطاامام مالک)

میں حسنِ اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہوں۔

2۔ انما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق (مسند احمد، بیہقی)

میں تو اسی لیے بھیجا گیا کہ اخلاقِ حسنہ کی تکمیل کروں۔

چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعثت کے ساتھ ہی اس فرض کو انجام دینا شروع کر دیا۔ ابھی آپ مکہ مکرمہ میں تھے کہ ابوذر نے اپنے بھائی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات و تعلیمات کی تحقیق کے لیے مکہ مکرمہ بھیجا۔ انہوں نے واپس جا کر یوں اطلاع دی کہ:

3۔ رایة یا مر بمکارم الاخلاق (مسلم)

میں نے اس کو دیکھا کہ وہ لوگوں کو اخلاقِ حسنہ کی تعلیم دیتا ہے۔

4۔ اکمل المؤمنین ایمانا حسنهم خلقنا (ترمذی، ابوداؤد)

مسلمانوں میں کامل ایمان اس کا ہے جس کا اخلاق سب سے اچھا ہے۔

5۔ خیارکم احسنکم اخلاقا

تم میں سے سب سے اچھا وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔

6۔ ان الرجل لیدرك بحسن خلقه درجته الیل وصائم النهار (ابوداؤد، حاکم)

انسان حسنِ اخلاق سے وہ درجہ پا سکتا ہے جو دن بھر روزہ رکھنے اور رات بھر عبادت کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔

7۔ مامن شیء یوضع فی المیزان اثقل من حسن الخلق فان صاحب حسن الخلق لیبلغ به درجته صاحب الصوم والصلوٰة۔ (ترمذی)

قیامت کے ترازو میں حسنِ خلق سے زیادہ بھاری کوئی چیز نہ ہوگی، کہ حسنِ اخلاق والا اپنے حسنِ خلق سے ہمیشہ کے روزہ دار اور نمازی کا درجہ حاصل کر سکتا ہے۔

8۔ خیر ما اعطی الناس خلق حسن (حاکم، نسائی، ابن ماجہ)

لوگوں کو قدرتِ الٰہی کی طرف سے جو چیزیں عطا ہوئیں ان میں سب سے بہتر اچھے اخلاق ہیں۔

9۔ احب عباداللّٰه الی اللّٰه احسنهم اخلاقا (طبرانی)

اللہ تعالیٰ کے بندوں میں اللہ تعالیٰ کا سب سے پیارا وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہیں۔

10۔ ان احبکم الی واقربکم منی الاخرة مجالس محاسنکم اخلاقا وان ابغضکم الی و ابعدکم منی فی الاخرة مساویکم اخلاقا (طبرانی، بیہقی)

تم میں میرا سب سے پیارا اور نشست میں مجھ سے سب سے نزدیک وہ ہے جو تم میں خوش خلق ہے۔ اور مجھے ناپسند اور قیامت میں مجھ سے دور ہوں گے جو تم میں بد اخلاق ہیں۔

11۔ حسن الخلق خلق اللّٰه الاعظم (طبرانی)

خوش خلقی اللہ تعالیٰ کا خلقِ عظیم ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا کرتے تھے:

واهدنی لا حسن الاخلاق لایهدی لا حسنها الا انت و اصرف عنی سیئا لا یصرف عنی سیئا الا انت (مسلم)

اور اے میرے خدا! تو مجھ کو بہتر سے بہتر اخلاق کی رہنمائی فرما۔ تیرے سوا کوئی بہتر سے بہتر اخلاق کی راہ نہیں دکھلا سکتا اور برے اخلاق کو مجھ سے دور کر دے کیونکہ بجز تیرے اور کوئی بد اخلاقی سے مجھے نہیں بچا سکتا۔ (مسلم)

حسنِ اخلاق کے بارے میں اقوال اولیاء:۔

1۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں:
خوش خلقی تین چیزوں میں ہے: محرمات سے بچنا' حلال روزی تلاش کرنا اور عیال پر زیادہ خرچ کرنا۔

2۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
خوش خلقی سے مراد ہے کہ کشادہ پیشانی رہے اور دولت کو خرچ کرے اور ایذا سے باز رہے۔

3۔ شاہ کرمانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
حسنِ خلق سے مراد اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہے۔

4۔ حضور ابوسعید خراز رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ:
اللہ تعالیٰ کے سوا کسی طرف ہمت نہ کرنے کا نام خوش خلقی ہے۔

5۔ ابوبکر واسطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
مخلوقِ خدا کو خوشی اور مصیبت دونوں حالتوں میں راضی اور پسندیدہ خاطر رکھنا حسنِ خلق ہے۔

6۔ ایک بزرگ کا قول ہے:
اللہ تعالیٰ کے اخلاق سے متصف ہو جانے کا نام ''حسنِ خلق'' ہے۔

7۔ سہل بن ابی عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
حسن خلق کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ انسان میں قوتِ برداشت ہو اور وہ انتقام کا کبھی درپے نہ ہو' دشمن پر رحمت وشفقت کی نظر ہو اور اس کے ظلم پر خدا سے اس کی مغفرت کا طالب ہو۔

عناصرِ اخلاق:۔ عناصر اخلاق سے مراد وہ بنیادی امور ہیں جن کے بغیر کمال حسنِ اخلاق کا اظہار ممکن نہیں ہے۔

1۔ ایمان:۔ اخلاق کا پہلا عنصر اسلام کے بنیادی عقائد پر صدق وخلوص سے ایمان لا کر دائرۂ اسلام میں داخل ہونا ہے۔ جب تک بنیادی عقائد دل میں جاگزیں نہ ہوں اچھے اعمال کا اچھے ارادے سے وجود میں آنا اور بارگاہ الٰہی میں قبولیت پانا ممکن نہیں۔

2۔ رضائے الٰہی:۔ دین اسلام کی رو سے تمام اعمال اور حسنِ اخلاق کی غرض وغایت رضائے الٰہی اور رضائے نبوی ﷺ کا حصول ہے۔ دنیوی اغراض، مال ودولت اور شہرت ونیک نامی کا حصول اسلامی غرض وغایت نہیں۔ لہٰذا صرف دنیوی اغراض ومقاصد کے حصول کے لیے حسنِ اخلاق کا مظاہرہ خالی قدر وقیمت نہیں رکھتا۔

قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے:

وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى o الَّذِىْ يُؤْتِىْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى o وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى o اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى o وَلَسَوْفَ يَرْضٰى o سورہ لیل [92:17-21]

اور اس (آگ) سے اس بڑے پرہیزگار شخص کو بچا لیا جائے گا o جو اپنا مال (اللہ کی راہ میں) دیتا ہے کہ (اپنے جان ومال کی) پاکیزگی حاصل کرے o اور کسی کا اس پر کوئی احسان نہیں کہ جس کا بدلہ دیا جا رہا ہو o مگر (وہ) صرف اپنے ربِ عظیم کی رضا جوئی کے لیے (مال خرچ کر رہا ہے) o اور عنقریب وہ (اللہ کی عطا سے اور اللہ اس کی وفا سے) راضی ہو جائے گا o

3۔ حسنِ نیت:۔ تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ نیکی یا نیک مقاصد کے حصول کے لیے حسنِ اخلاق کا مظاہرہ مستحسن ہے۔ اگر کوئی شخص برائی یا برے مقاصد کے حصول کے لیے حسنِ اخلاق کا مظاہرہ کرتا ہے تو اس کا یہ اخلاق، اخلاق مذمومہ میں شمار ہوگا۔

اخلاق کی اصل:۔ اخلاق کی اصل (بنیاد) چار چیزیں ہیں:

1۔حکمت 2۔شجاعت 3۔عفت 4۔عدل

1۔ ''حکمت'' سے مراد وہ صلاحیت ہے جس کی بدولت انسان صحیح طور پر کسی چیز کی خوبی وخامی، نفع ونقصان سے آگاہ ہو سکے اور کسی مسئلہ کو احسن طور پر حل کر سکے۔

2۔ ''شجاعت'' سے مراد عقل سلیم کے تقاضوں کے مطابق بغیر خوف کے اپنی قوت وصلاحیتوں کا بھر پور استعمال کرنا ہے

3۔ ''عفت'' سے مراد حکمت ودانائی سے قوت شہوانیہ کو اعتدال پر رکھنا ہے۔

4۔ ''عدل'' سے مراد وہ حالتِ نفس ہے جس سے غضب اور شہوت کو قابو میں رکھا جائے۔

مندرجہ بالا چاروں اصول کے اعتدال کے باعث سب ''اخلاق عمدہ'' پیدا ہوتے ہیں اور ان کے افراط وتفریط سے ''اخلاق بد'' پیدا ہوتے ہیں۔

پیدائش فضائل ورذائل:۔ قوت عقلی کے اعتدال سے یہ چار چیزیں پیدا ہوتی ہیں:

1۔حسنِ تدبیر 2۔تیزفہمی 3۔درست قوتِ فیصلہ 4۔معاملات فہمی

قوتِ عقلی کی زیادتی سے مندرجہ ذیل چیزیں پیدا ہوتی ہیں:

1۔مکروفریب 2۔کینہ وعناد 3۔خُبثِ باطن

قوت عقلی کے کم ہونے سے مندرجہ ذیل چیزیں پیدا ہوتی ہیں:

1۔ناتجربہ کاری 2۔بےشعوری 3۔جنون (پاگل پن)

قوتِ غضب کے اعتدال (خلق شجاعت) سے مندرجہ ذیل فضائل جنم لیتے ہیں۔

1۔کرم 2۔دلیری 3۔چالاکی 4۔کسرِنفسی (عاجزی) 5۔حلم

6۔استقلال 7۔ضبطِ نفس 8۔بردباری ووقار

قوتِ غضب کی زیادتی سے مندرجہ ذیل رذائل پیدا ہوتے ہیں۔

1۔کبر 2۔شیخی 3۔غصہ سے جل اٹھنا 4۔عجب

قوتِ غضب کی کمی (نامردی) سے مندرجہ ذیل رذائل پیدا ہوتے ہیں:

1۔خواری 2۔ذلت 3۔خوف 4۔پست حوصلگی

قوتِ شہوت کے اعتدال (عفت) سے مندرجہ ذیل فضائل پیدا ہوتے ہیں:

1۔سخاوت 2۔حیاء 3۔صبر وحوصلہ 4۔چشم پوشی

5۔قناعت 6۔پرہیزگاری

قوتِ شہوت کی کمی اور بیشی سے مندرجہ ذیل رذائل پیدا ہوتے ہیں:

1۔حرص (لالچ) 2۔بےحیائی 3۔خبث 4۔اسراف (فضول خرچی)

5۔خوشامد 6۔حسد 7۔کسی کے نقصان پر خوش ہونا 8۔تونگروں میں ذلیل بننا

9۔فقیروں کو حقیر جاننا

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا تبصرہ:۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ محاسنِ اخلاق کے اصول میں چاروں چیزیں یعنی حکمت 'شجاعت' عفت' اور عدل ہیں۔ باقی چیزیں ان کے فروع ہیں۔ ان چاروں کا کمال اعتدال پر ہونا سوائے رسول مقبول ﷺ کے کسی اور کو نصیب نہیں ہوا۔ جو شخص ان سب اخلاق میں آپ سے جتنا قریب ہے اتنا ہی متقی اور قابلِ تعظیم ہے۔ جو شخص ان میں سے کسی بات کے ساتھ متصف نہ ہو بلکہ اس کی سب ضدوں کا جامع ہو وہ اس لائق ہے کہ شہروں میں سے نکال دیا جائے کیونکہ وہ شیطان رجیم سے قریب

ہو گیا ہے۔(3)

فضائل کی وسعت:۔ بعض فضائل دیگر فضائل سے مل کر مزید وسعت اور رفعت حاصل کر لیتے ہیں۔ مثلاً امانت و دیانت اور صداقت و مساوات سے عدل وانصاف قائم ہوتا ہے۔ عفت اور حکمت کے نتیجہ میں محتاط روی اور دوراندیشی کے جذبات پروان چڑھتے ہیں۔

اسلام میں فضائلِ اخلاق:۔ قرآن وسنت کے مطابق ہر شعبۂ زندگی اور اوصافِ انسانی پر محیط فضائل اخلاق کی فہرست بہت طویل ہے۔ کنزالاعمال (مجموعہ احادیث) میں قریباً ایک سوستاسی (187) صفحات پر اڑھائی سو(250) کے قریب مختلف ابواب وعنوانات کے تحت تین ہزار نو سو چھ(3906) احادیث بیان کی گئی ہیں۔ حسنِ اخلاق کے موضوع پر کثرت سے روایت ہونے والی احادیث اور متعدد قرآنی آیات اچھے اخلاق کی قدر و قیمت اور اہمیت وضرورت کی واضح دلیل ہیں۔ دین اسلام کی رُو سے حسنِ اخلاق کے حوالے سے اہم محاسن (خوبیوں) اور اوامر ونواہی کی ایک مجمل فہرست پیش خدمت ہے۔ تفصیلات کے لیے احیاء العلوم، کنزالعمال اور کیمیائے سعادت کا مطالعہ کریں۔

01۔ سچ بولنا
02۔ جھوٹ سے بچنا
03۔ نافع علم پر عمل کرنا اور دوسروں کو تعلیم دینا
04۔ عام عفوودرگزر
05۔ صرف اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا
06۔ مصیبت میں صبر کرنا
07۔ نعمتوں پر شکرادا کرنا
08۔ حق پر استقامت
09۔ خدا کی راہ میں جان دینا
10۔ سخاوت
11۔ بخل سے بچنا
12۔ اسراف اور فضول خرچی سے بچنا
13۔ میانہ روی اختیار کرنا
14۔ عزیزوں اور قرابتداروں کے ساتھ نیکی
15۔ ہر ایک کے ساتھ بلاامتیاز نیکی کرنا
16۔ یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا
17۔ امانت کی حفاظت اور حق کی ادائیگی
18۔ وعدہ کا پورا کرنا
19۔ معاہدوں کا لحاظ رکھنا
20۔ نیکی کی بات کرنا
21۔ لوگوں میں محبت پیدا کرنا
22۔ کسی کو برا بھلا نہ کہنا
23۔ کسی کو نہ چڑانا
24۔ برے ناموں سے یاد نہ کرنا
25۔ والدین کی خدمت اور اطاعت کرنا
26۔ حق گوئی
27۔ انصاف پسندی
28۔ سچی گواہی دینا
29۔ گواہی کو نہ چھپانا
30۔ نرمی سے بات کرنا
31۔ زمین پر اکڑ کر نہ چلنا
32۔ صلح جوئی
33۔ جھوٹی گواہی کی مذمت کرنا
34۔ اتحاد واتفاق کا مظاہرہ کرنا
35۔ اپنے ایمان کی حفاظت کرنا
36۔ حریت، مساوات اور اخوت کا مظاہرہ کرنا۔
37۔ اکلِ حلال (رزقِ حلال کھانا)
38۔ تجارت کرنا
39۔ گداگری کی ممانعت
40۔ لوگوں کو اچھی بات کی تعلیم دینا
41۔ لوگوں کو بری باتوں سے روکنا
42۔ اولاد کی محبت اور احتیاط سے پرورش کرنا
43۔ حرام موت (خودکشی) سے بچنا
44۔ یتیم کی کفالت کرنا
45۔ ناپ تول میں بے ایمانی نہ کرنا
46۔ ملک میں فساد نہ کرنا

47۔ بے شرمی کی بات سے روکنا 48۔ زنا سے بچنا
49۔ آنکھیں نیچی رکھنا 50۔ کسی کے گھر میں بغیر اجازت داخل نہ ہونا

دو بیبیوں والا واقعہ:۔ آنحضرت ﷺ کے عہدِ مبارک میں دو صحابی بیبیاں تھیں ۔ایک رات بھر نماز پڑھتی' دن کو روزہ رکھتی اور صدقہ دیتی تھی مگر اپنی زبان درازی سے پڑوسیوں کا ناک میں دم کیے رکھتی تھی۔ دوسری بی بی صرف فرض نماز پڑھتی اور غریبوں کو چند کپڑے بانٹ دیتی مگر کسی کو تکلیف نہ دیتیں۔ آنحضرت ﷺ سے ان دونوں کی نسبت پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے پہلی کی نسبت فرمایا کہ اس میں کوئی نیکی نہیں 'وہ اپنی بد خلقی کی سزا بھگتے گی اور دوسری کی نسبت فرمایا کہ وہ جنتی ہوگی۔ ان دونوں بیویوں کی سیرتوں کے جو مختلف نتیجے پیغمبر علیہ السلام کی زبان فیض ترجمان سے ظاہر ہوئے ہیں وہ اسلام میں اخلاق کی حیثیت کو پوری طرح نمایاں کر دیتے ہیں۔(4)

اخلاق نبویؐ اور اشاعتِ اسلام:۔ اس ضمن میں چند واقعات نمونے کے طور پر پیش خدمت ہیں:

1۔ کتب سیرت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حنین کی جنگ لڑی اور صفوان بن امیہ کو جو ابھی کافر ہی تھے ایک سو اونٹ دیئے' پھر ایک سو اور پھر ایک سو اونٹ دیئے تو صفوان نے کہا: اس عطا کی مانند حضرت نبی کریم ﷺ کے سوا کسی کے نفس نے سخاوت نہیں کی' آپؐ نے جو مجھے عطا کیا حالانکہ آپ ﷺ میرے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ تھے اور آپ مجھے مسلسل عطا کرتے رہے حتیٰ کہ آپ ﷺ مجھے سب سے زیادہ محبوب ہو گئے۔

2۔ زین بن سعنہ یہودی اسلام لانے سے قبل حضور ﷺ کے پاس اپنے قرض کا تقاضا کرنے آیا اور اس نے آپ ﷺ کے کندھے سے آپ ﷺ کا کپڑا کھینچ لیا اور آپ ﷺ کے کپڑے پکڑ لیے اور آپ ﷺ سے سختی کی۔ پھر کہنے لگا اے بنی عبدالمطلب تم ٹال مٹول کرنے والے ہو تو حضرت عمرؓ نے ڈانٹا اور بات میں اس کے ساتھ سختی کی لیکن حضور کریم ﷺ مسکرا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا اے عمرؓ میں اور وہ تم سے اس بات کے سوا کسی اور بات کے زیادہ محتاج تھے تم مجھے اچھی طرح ادائیگی کا مشورہ دیتے اور اسے اچھا تقاضا کرنے کا مشورہ دیتے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کی مدت میں تین باقی ہیں اور آپ ﷺ نے حضرت عمرؓ کو حکم دیا کہ وہ اس کا مال اسے پورا کر دیں اور بیس صاع زیادہ بھی دیں کیونکہ اسے آپؓ نے خوف زدہ کیا ہے۔

یہ بات اس کے اسلام کا باعث بن گئی۔ اس نے بیان کیا کہ علاماتِ نبوت میں سے جو دو علامات دیکھنی رہ گئی تھیں وہ میں نے محمدؐ کے چہرے میں دیکھ لی تھیں۔ وہ علامات تھیں: آپ ﷺ کا حلم آپ ﷺ کے جہل سے سبقت کرتا ہے اور آپ ﷺ کے ساتھ جہل کا برتاؤ زیادہ کرنے سے آپ ﷺ کا حلم بڑھتا جاتا ہے۔ میں نے اس بات میں آپ ﷺ کی آزمائش کی تو میں نے آپ ﷺ کو ایسے ہی پایا جیسے بیان کیا گیا ہے۔

3۔ غورث بن حارث حضور نبی کریم ﷺ کو غفلت میں قتل کرنے کے ارادے سے آپ ﷺ کے پیچھے لگ گیا۔ رسول اللہ ﷺ غزوۂ بدر میں اکیلے ہی ایک درخت کے نیچے ٹیک لگائے قیلولہ فرما رہے تھے۔ رسول کریم ﷺ کو اس وقت پتہ چلا جب وہ اپنے ہاتھ میں تلوار سونتے کھڑا تھا۔ اس نے پوچھا آپ ﷺ کو مجھ سے کون بچا سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ''۔ تلوار اس کے ہاتھ سے گر پڑی۔ آپ ﷺ نے تلوار اپنے ہاتھ میں لے کر پوچھا تجھے مجھ سے کون بچا سکتا ہے؟ اس نے کہا آپ اچھے پکڑنے والے بن جائیے تو آپ ﷺ نے اسے چھوڑ دیا اور اسے معاف فرما دیا۔ وہ اپنی قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا میں سب لوگوں سے بہتر آدمی کے پاس سے آیا ہوں۔ اس نے اسلام قبول کر لیا اور اپنی قوم کو دعوتِ اسلام دی۔(5)

فضائل صدقات:۔ دین اسلام کی رو سے رضائے الٰہی کے لیے کیا گیا ہر نیک کام صدقہ ہے۔ دوسروں سے اچھا برتاؤ کرنا، خندہ پیشانی سے ملاقات کرنا، راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹا دینا، کسی کو برائی سے روکنا، نیکی کی تلقین کرنا، اپنے اعزہ واقارب کی کسی طرح خدمت سرانجام دینا، اپنی اولاد، بیوی بچوں، یتیموں، مسکینوں، بیواؤں، مسافروں پر خرچ کرنا، کسی کو کھانا کھلانا، پانی پلانا، کسی کو صحیح راستہ بتانا، جانوروں، پرندوں کو کھلانا پلانا، سب نیکی کے کام اور صدقات ہیں۔ صدقات سے بے پناہ فیوض وبرکات حاصل ہوتے ہیں۔(6)

قرآن وحدیث کے مطابق فضائل صدقات درج ذیل ہیں:

01۔ صدقہ سے انسان کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔بقرہ[2:271]

02۔ اخلاص کے ساتھ دیے گئے صدقہ پر کئی گناہ اجر ملتا ہے۔حدید[57:18] یوسف[12:88]

03۔ جولوگ کثرت سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ دیتے رہتے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں صالحین میں شامل کر لیتا ہے۔منافقون[63:10]

04۔ قرآن حکیم کی بلند یا آہستہ آواز سے تلاوت پر بھی صدقہ کا اجر ملتا ہے۔
(نسائی جلد دوم، کتاب الزکوۃ، حدیث2565؛ ترمذی جلد دوم، فضائل قرآن، حدیث830)

05۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ دینا نفع ہی نفع ہے۔اس سے کاروبار ترقی کرتا ہے، مال محفوظ رہتا ہے، اعمال نامہ میں ثواب بہت زیادہ ہو جاتا ہے۔(ترمذی جلد اوّل، کتاب البر والصلۃ، حدیث2097)

06۔ صدقہ دینے سے رزق میں اضافہ ہوتا ہے۔کارِ خیر میں اور معاملاتِ زندگی میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد، رہنمائی، حفظ وامان اور سلامتی نصیب ہوتی ہے۔اگر کوئی نقصان ہوگیا تو اس کی تلافی ہوجاتی ہے۔(کنزالعمال، ترغیب، درمنثور)

07۔ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر خرچ کرتے ہیں۔(ترغیب)

08۔ جو شخص دل کی خوشی سے صدقہ دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے فوراً قبول فرمالیتا ہے اور پھر اس صدقے میں اضافہ فرماتا ہے۔
(ترمذی جلد اوّل، کتاب الزکوٰۃ، حدیث639)

09۔ دوسروں کو صدقہ دینے پر مائل کرنے کا بھی ثواب ملتا ہے۔(ابن ماجہ جلد اوّل، کتاب فضائل باب من سن سنۃ 210)

10۔ صدقہ جہنم سے بچنے کا ذریعہ ہے۔اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے دی گئی ایک کھجور اور کسی کو کہی گئی کوئی اچھی بات بھی جہنم سے بچاؤ کا سبب بن سکتی ہے۔(بخاری جلد اوّل، کتاب الزکوٰۃ، حدیث1323)

11۔ صدقہ قابل ستائش عمل ہے۔اگر کوئی صدقہ پر اس وجہ سے فخر کرے کہ دوسرے کے دل میں صدقہ دینے کی لگن پیدا ہو تو یہ جائز ہوگا یعنی نیکی کے کاموں میں فخر کرنے میں کوئی حرج نہیں۔(نسائی، جلد دوم، کتاب الزکوٰۃ، حدیث2562)

12۔ جو چیز یا مال اللہ کی راہ میں صدقہ کر دیا جائے وہی اصل بچت ہے۔(ترمذی شریف)

13۔ صدقہ گناہوں کا کفارہ ہے۔صدقہ گناہوں کو اس طرح بجھا دیتا ہے جس طرح آگ کو پانی۔(احمد؛ ترمذی؛ ابن ماجہ؛ بخاری جلد اوّل، کتاب الزکوٰۃ، حدیث1345)

14۔ دوسروں کو صدقہ دینے پر قائل کرنے والے کو اتنا ثواب ملتا ہے جتنا صدقہ دینے والوں کو ملتا ہے۔
(ابن ماجہ جلد اوّل، کتاب فضائل، باب من سنن سنۃ، حدیث210)

15۔ صدقہ ایک ایسا عمل ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا ثواب کئی گنا کر کے عطا فرماتے ہیں۔بعض اوقات دس گنا سے سات سو گنا تک عطا فرماتے ہیں۔یہ اللہ کی مرضی ہے جسے جتنا چاہے عطا فرمائے۔الانعام[6:160]، احمد

16۔ صدقہ انتہائی فضیلت والا عمل ہے۔(بیہقی)

17۔ صدقہ اللہ کے حبیب ﷺ کی شفاعت کا ذریعہ ہے۔(سنن فضائل صدقات، ص96)

18۔ صدقہ دینے سے رزق میں اضافہ ہوتا ہے۔(سنی فضائل صدقات، ص96)

19۔ صدقہ دینے سے انسان کی جان ومال اور اہل وعیال آفات سے محفوظ ومامون رہتے ہیں۔(سنی فضائل صدقات ص96)

20۔ صدقہ مومنوں میں علامتِ دوستی ہے۔(سنی فضائل صدقات، ص96)

21۔ صدقہ کے باعث انسان جنت میں جائے گا۔(سنی فضائل صدقات، ص96)

22۔ صدقہ قیامت کے دن سایہ بنے گا۔(احمد؛ طبرانی؛ بخاری جلد اوّل، کتاب الزکوٰۃ، باب الصدقہ بالیمین، حدیث1333)

23۔ صدقہ کرنے والے کی قبر کی گرمی کو صدقہ دور کرتا ہے۔(طبرانی)

24۔ صدقہ کے باعث چھ نعمتیں بڑھتی ہیں، تین دنیا میں تین آخرت میں: دنیا میں رزق، مال و دولت اور شہروں کی آبادی میں اضافہ ہوتا ہے، آخرت میں پردہ پوشی ہوگی، سر پر سایہ رہے گا اور جہنم سے محفوظ کر دیا جائے گا۔ (طبرانی)

25۔ صدقہ دینے والا صدقہ کے دروازے سے جنت میں جائے گا۔ (مسلم، کتاب الزکوۃ، باب فضل من ضم الی الصدقہ، حدیث 2267)

26۔ صدقہ کی بدولت انسان کو ہدایت نصیب ہوتی ہے۔ (بخاری جلد اوّل، کتاب الزکوۃ، حدیث 1364)

27۔ انسان جو کچھ کھاتا ہے اس پر اجر ملتا ہے۔ بلکہ درندے اور پرندے جو کچھ (باغوں، کھیتوں وغیرہ میں سے) کھا جاتے ہیں اس پر بھی اسے اجر ملتا ہے۔ (سنی فضائل صدقات، ص 106)

28۔ صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب اور ناگہانی، دردناک موت سے بچاتا ہے۔ (طبرانی؛ ترمذی جلد اوّل، کتاب الزکوۃ، حدیث 641)

29۔ صدقہ کی بدولت مسلمان کی عمر میں اضافہ ہوتا ہے۔ (طبرانی؛ سنی فضائل صدقات، ص 109)

30۔ اللہ تعالیٰ صدقہ کے سبب سے تکبر، فقر اور فخر کو دور فرماتے ہیں۔ (طبرانی)

31۔ مسکین کو اپنے ہاتھ سے صدقہ دینا بری موت سے بچاتا ہے۔ (طبرانی)

32۔ صدقہ دافع بلا ہے، صدقہ مشکلات اور مصائب کو ٹالتا ہے۔ صدقہ دینے والے نقصانات اور تکلیفوں سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔

33۔ صدقہ سے بیماریوں سے نجات ملتی ہے۔ صدقہ کرنا ستر بلاؤں کو روکتا ہے جن میں کم سے کم درجہ جذام کی اور برص کی بیماری ہے۔ (سنی فضائل صدقات، ص 114 بحوالہ کنز العمال)

34۔ صدقہ برائیوں کے ستر دروازے بند کرتا ہے۔ (احیاء العلوم)

35۔ صدقہ مرنے کے وقت شیطان کے وسوسہ سے محفوظ رکھتا ہے اور مرض کی شدت کی وجہ سے ناشکری کے الفاظ نکلنے سے حفاظت کرتا ہے اور ناگہانی موت کو روکتا ہے۔ (سنی فضائل صدقات، ص 114)

36۔ صدقہ دافع بلیات ہے۔ کسی مصیبت یا تنگی یا بیماری سے خلاصی پانے کے لیے دیا جاتا ہے۔ (سنی فضائل صدقات، ص 116)

37۔ لوگوں کی حاجتیں پورے کرنے والے، نیکی کے کاموں میں ان کی مدد کرنے والے قیامت کے دن بے فکر ہوں گے، ان کو کوئی خوف نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس دن ثابت قدم رکھیں گے جس دن پہاڑ اپنی جگہ نہ ٹھہر سکیں گے۔ (سنی فضائل صدقات، ص 149)

38۔ کسی مسلمان کی کسی کلمہ سے اعانت کرنے پر یا اس کی مدد میں ساتھ چلنے پر اللہ تعالیٰ اس پر تہتر (73) رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔ جن میں سے ایک میں اس کی دنیا اور آخرت کی درستگی ہے اور بہتر (72) آخرت میں رفع درجات کے لئے ذخیرہ ہو جاتی ہیں۔ (سنی فضائل صدقات، ص 149)

39۔ جسم انسانی میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں۔ روزانہ آدمی کے ہر جوڑ کے بدلہ میں اس پر صدقہ ضروری ہے۔ اس طرح انسان کے ہر عضو پر جب دن کا سورج طلوع کرتا ہے تو صدقہ لازم ہو جاتا ہے۔ ہر نماز صدقہ ہے، روزہ صدقہ ہے، 'سبحان اللہ' کہنا صدقہ ہے، 'الحمد للہ' کہنا صدقہ ہے، 'اللہ اکبر' کہنا صدقہ ہے اور حفظ و امان، سلامتی اور نجات کا باعث ہے۔ (سنی فضائل صدقات، ص 150 تا 152)

40۔ دوسرے مسلمان بھائیوں کو راحت پہنچانے کے لئے کی گئی مختلف نوعیت کی چھوٹی چھوٹی نیکیاں بھی صدقہ ہیں۔ کسی کی خوشی کے لیے مسکرانا، نیکی کی ترغیب دینا، سیدھی راہ دکھانا، کمزور نظر شخص کو منزلِ مقصود پر پہنچانا، راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹا دینا، ضرورت کے وقت کسی کو پانی یا نمک دینا یا کوئی خیر کا عمل سرانجام دینا صدقہ ہے اور نجات کا باعث ہے۔ (سنی فضائل، ص 158)

41۔ مہمان کی عزت کرنا اور اس کی خدمت کرنا بھی صدقہ ہے۔ جب مومن کے گھر مہمان داخل ہوتا ہے تو اس کے ساتھ ہزار برکتیں اور ہزار رحمتیں گھر میں داخل ہوتی ہیں۔ جو مہمان کی عزت کرتا ہے وہ گویا اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی عزت کرتا ہے۔ جو مہمان کے ساتھ بغض کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے ساتھ بغض کرتا ہے۔ جو مہمان کی عزت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں دروازہ کھول دیتا ہے۔ مہمان کی عزت و تکریم کرنے سے اور اس کی خدمت کرنے سے انسان فوز و فلاح اور

آفات و بلیات سے حفظ و امان اور سلامتی پاتا ہے۔(سنی فضائل صدقات، ص160 تا163)

42۔ جو کوئی رضائے الٰہی کی خاطر اپنی آمدن یا پیداوار میں سے کچھ حصہ خدمتِ خلق کے لیے مقرر کر دیتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی آمدن میں اضافہ فرما دیتے ہیں اور اسے دنیا و آخرت کے دیگر بہت سے فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں۔

43۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے انسان کی جان، مال، عمر، اولاد میں برکت حاصل ہوتی ہے۔ اسے روحانی و قلبی کشائش حاصل ہوتی ہے۔ وہ دنیا و آخرت میں عفو و عافیت، حفظ و امان اور سلامتی و بقا پاتا ہے۔

44۔ ہر صاحبِ نصاب مسلمان پر زکوٰۃ دینا فرض ہے۔ زکوٰۃ رحمتِ خداوندی ہے۔ یہ غم اور خوف سے نجات دلاتی ہے۔ یہ نصرتِ خداوندی اور دینوی و آخروی کامیابی کے حصول کا ذریعہ ہے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی سے رزق میں اضافہ ہوتا ہے۔ مال کا شر دور ہو جاتا ہے اور مال محفوظ ہو جاتا ہے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی سے تقویٰ حاصل ہوتا ہے اور روحانی و قلبی تطہیر حاصل ہوتی ہے۔ زکوٰۃ دینے والا آخرت میں کامیاب ہوگا۔ اسے اجرِ عظیم عطا ہوگا اور جنت نصیب ہوگی۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد صدقات دینے والے افراد کو بفضلِ تعالیٰ وہ تمام فوائد اور فضیلتیں حاصل ہوں گی جن کا 'فوائد صدقات' کے ضمن میں ذکر کیا جا چکا ہے۔

45۔ زکوٰۃ نہ دینے والے کا مال و دولت برباد ہو جاتا ہے۔ زکوٰۃ نہ دینے سے مال پاکیزہ نہیں رہتا۔ اس میں سے برکت ختم ہو جاتی ہے۔ زکوٰۃ نہ دینے والے کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ قبر میں اس پر سختی کی جائے گی۔ ایسے شخص کو آخرت میں رسوا کرنے والا دردناک عذاب دیا جائے گا۔ اُسے اس کے مال کا طوق پہنایا جائے گا۔ اسے سانپ ڈسے گا اور آگ کا عذاب دیا جائے گا۔ (نعوذ باللہ، استغفر اللہ)

عزیزانِ من! ایک مومن کی زندگی سراسر کارِ خیر (نیکی کے کاموں) پر مشتمل ہوتی ہے۔ وہ اسوۂ حسنہ کے مطابق دن رات بسر کرتا ہے۔ اپنی، اپنے والدین، اہل و عیال، دوست احباب، اعزہ و اقارب، ہمسایوں اور دیگر افرادِ معاشرہ کی خدمت کرتا ہے۔ ان سے حسنِ اخلاق کے ساتھ پیش آتا ہے۔ وہ حکم ربی کے مطابق عبادات، معاملات، اخلاقیات سے متعلقہ تمام اُمور احسن طور پر سرانجام دیتا ہے۔ اس طرح اس کے تمام اُمور صدقاتِ حسنہ کا درجہ رکھتے ہیں اور ان کی بدولت وہ دینی و دنیوی اور آخروی فوز و فلاح پاتا ہے۔(7)

صدقات کے ضمن میں اہم اُمور:۔ صدقات دیتے وقت درج ذیل امور کو مدنظر رکھنا چاہیے:

01۔ بہتر صدقہ وہ ہے کہ مالداری قائم رہے۔

02۔ ماہِ رمضان میں دیا گیا صدقہ، افضل صدقہ ہے۔

03۔ صدقہ دینے میں میانہ روی اختیار کرنی چاہیے، یعنی اپنی حیثیت کے مطابق نہ زیادہ کم اور نہ بہت زیادہ، بلکہ درمیانے درجے میں صدقہ دینا چاہیے۔ صدقہ دیتے وقت اپنے زیر کفالت افراد اور وارثوں کا بھی خیال رکھیں۔ اگر اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑیں تو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں تنگ چھوڑ جائیں اور وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتے پھیریں۔ وارثوں پر بھی خرچ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

04۔ وسعت والے کو اپنی وسعت کے موافق خرچ کرنا چاہیے۔ امیر آدمی کو اپنی حیثیت کے مطابق اور غریب آدمی کو اپنی حیثیت کے مطابق خرچ کرنا چاہیے۔

05۔ تنگدست آدمی اپنی کمائی سے جو صدقہ دے وہ خصوصی فضیلت رکھتا ہے۔

06۔ ایک جنس کی دو چیزیں اللہ کی راہ میں دینے سے زیادہ اجر اور انعام ملتا ہے۔(نسائی، سنی فضائل صدقات، ص103)

07۔ صدقہ میں گوشت یا زرعی اجناس یا کوئی بھی چیز دی جا سکتی ہے۔ کسی کو کھانا کھلانا، پانی پلانا، علاج معالجہ کے لیے روپے پیسے دینا، ادویات مہیا کرنا، لباس مہیا کرنا، تعلیم دینا یا دلوانا جیسے کام، صدقات سے تعلق رکھتے ہیں۔

08۔ جب کوئی صدقہ کی رقم خرچ کرنا چاہے تو سب سے پہلے اپنی ذات پر خرچ کرے، پھر ان پر جو اس کے زیر کفالت ہیں، پھر رشتہ داروں پر اور بعد میں دیگر فقراء و مساکین پر۔

09۔ مسکین رشتہ دار پر خرچ کرنے کا دوہرا درجہ ہے، صدقہ کا بھی اور صلہ رحمی کا بھی۔ (ابوداؤد نسائی، ابن ماجہ، ترمذی)

10۔ بیوی کی بنیادی ضروریات پورے کرنے کے علاوہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی پر ثواب کی غرض سے کچھ خرچ کرے تو وہ بھی صدقے میں شمار ہوگا۔

11۔ والدین کی خدمت کرنا اوران کی ضروریات کی تکمیل کے لیے خرچ کرنا بھی صدقہ (نیکی) ہے۔ (سنی فضائل صدقات، ص130)

12۔ ناشکر گزاری اور خاوندوں کی نافرمانی کی بدولت عورتوں کی کثرت جہنم میں جانے کے اندیشہ کے پیش نظر انہیں خصوصاً صدقہ دینے اور بکثرت استغفار پڑھنے کی تاکید کی گئی ہے۔ (سنی فضائل صدقات، ص132 تا136)

13۔ عورتوں کو خاوند کی اجازت سے صدقہ دینا چاہیے۔ (سنی فضائل صدقات، ص140 تا142)

14۔ گھریلو ضروریات کے لیے مخصوص رقم سے عورت صدقہ خیرات کرسکتی ہے۔ اس کا اسے بھی ثواب ملے گا اور اس کے خاوند کو بھی۔ (سنی فضائل صدقات، ص142)

15۔ جو بھی نیک کام کیا جائے صدقہ ہے۔ مسلمان بھائی سے خندہ پیشانی سے پیش آنا صدقہ ہے۔ اپنے ڈول سے بھائی کے برتن میں پانی ڈالنا صدقہ ہے۔ کسی کی پریشانی دور کرنا، حاجت پوری کرنا صدقہ ہے۔ نصیحت کرنا، اچھی بات کہنا، نیکی کی تلقین کرنا اور برائی سے منع کرنا صدقہ ہے۔

16۔ تسبیح، تکبیر، تحمید، تہلیل اور تبلیغ کو بھی صدقہ قرار دیا گیا ہے۔ (سنی فضائل صدقات، ص148)

17۔ جانوروں کی ضرورت پوری کرنا اوران سے بھلائی کرنا بھی صدقہ ہے۔

18۔ مہمان کی عزت کرنا اور خدمت کرنا بھی صدقہ ہے۔

19۔ ضرورت کے تحت کسی شخص کو کوئی کام کی چیز (اوزار، سواری، کتابیں، وغیرہ) عاریتاً دینا بھی صدقے میں شمار ہوتا ہے۔

20۔ مسلمان کوئی درخت لگاتا ہے یا کھیت بوتا ہے اور اس سے کوئی انسان، پرندہ یا چرند فائدہ حاصل کرتا ہے تو وہ اس کے لیے صدقہ بن جاتا ہے۔

21۔ مرحوم والدین، مشائخ، اساتذہ اور عزیز و اقارب کی طرف سے صدقہ دینا جائز ہے۔ اس کا ثواب مرحومین کو ملتا ہے۔

22۔ موت کے بعد کوئی نیک عمل جاری رہے تو وہ صدقہ جاریہ کہلائے گا۔ جاری رہنے والا اچھا کام، دوسروں کو فائدہ دینے والا علم اور مرحوم والدین کے دعا کرتے رہنے والی اولاد، شاگرد اور احباب کا شمار صدقہ جاریہ میں ہوتا ہے۔

(سنی فضائل صدقات، ص186 تا192)

23۔ صدقہ دے کر اسے واپس لینا منع ہے۔ ایسے ہی صدقہ میں دی ہوئی چیز کو واپس خریدنا بھی درست نہیں۔

24۔ مالدار اور تندرست کے لیے صدقہ لینا جائز نہیں۔ اگر دورانِ جہاد یا دورانِ سفر مالدار شخص کے پاس بقدر کفایت مال و اسباب نہ رہے تو مجبوری کی صورت میں وہ صدقہ لے سکتا ہے۔

25۔ آل نبیؐ کے لیے صدقہ لینا جائز نہیں ہے۔

26۔ آل نبیؐ اور اغنیا ہدیہ لے سکتے ہیں۔ (8)

فضائل استغفار:۔ سالک راہِ حقیقت کو چاہیے کہ وہ ہر حال میں اپنی اور دوسروں کی اصلاح اور فلاح کے لیے کوشش کرتا رہے۔ تاہم، انسان خطا کا پتلا ہے۔ کوشش کے باوجود جانے انجانے طور پر کوئی نہ کوئی خطا ہو ہی جاتی ہے۔ اسلام دینِ رحمت ہے۔ اسلام میں اصلاح و فلاح کے عمل کو کامیابی سے جاری رکھنے کے لیے استغفار کی تعلیم دی گئی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُولُوا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ۚ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

اور (یاد کرو) جب ہم نے فرمایا: اس شہر میں داخل ہو جاؤ اور اس میں جہاں سے چاہو خوب جی بھر کے کھاؤ اور (یہ کہ شہر کے) دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونا اور یہ کہتے جانا (اے ہمارے رب! ہم سب خطاؤں کی) بخشش چاہتے ہیں (تو) ہم تمہاری (گزشتہ) خطائیں معاف فرما دیں گے، اور (علاوہ اس کے) نیکوکاروں کو مزید (لطف وکرم سے) نوازیں گے o البقرہ[2:58]

1۔ نبی کریم ﷺ حکم دیا کرتے تھے: اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرو اور اسی کی طرف رجوع کرو۔ بے شک میں ایک دن میں ۱۰۰ مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سچے دل سے معافی مانگنے والے سے راضی ہو جاتا ہے' اس لیے کہ وہ شخص اپنے گناہوں کا اعتراف کر کے اپنے پالنہار کی طرف رجوع کرتا ہے۔

2۔ جس نے استغفار کی پابندی کی' اللہ تعالیٰ اس کو ہر مشکل سے نجات اور ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ عطا کر دیتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے کہ جس کا وہ گمان بھی نہیں کر سکتا۔''

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِo المومن[40:55]

پس آپ صبر کیجیے، بے شک اللہ کا وعدہ حق ہے اور اپنی اُمت کے گناہوں کی بخشش طلب کیجیے اور صبح وشام اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیا کیجیے o

فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ o محمد [47:19]

پس جان لیجیے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ (اظہارِ عبودیت اور تعلیمِ امت کی خاطر اللہ سے) معافی مانگتے رہا کریں کہ کہیں آپ سے خلافِ اولیٰ (یعنی آپ کے مرتبہ عالیہ سے کم درجہ کا) فعل صادر نہ ہو جائے اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لیے بھی طلبِ مغفرت (یعنی ان کی شفاعت) فرماتے رہا کریں (یہی ان کا سامان بخشش ہے)، اور (اے لوگو!) اللہ (دنیا میں) تمہارے چلنے پھرنے کے ٹھکانے اور (آخرت میں) تمہارے ٹھہرنے کی منزلیں (سب) جانتا ہے o

وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا o النساء[4:106]

اور آپ اللہ سے بخشش طلب کریں، بے شک اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے o

اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اِنَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ o اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ o ال عمران[3:16-17]

(یہ وہ لوگ ہیں) جو کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہم یقیناً ایمان لے آئے ہیں سو ہمارے گناہ معاف فرما دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے o (یہ لوگ) صبر کرنے والے ہیں اور قول وعمل میں سچائی والے ہیں اور ادب واطاعت میں جھکنے والے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے ہیں اور رات کے پچھلے پہر (اٹھ کر) اللہ سے معافی مانگنے والے ہیں o

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ o الانفال[8:33]

اور (درحقیقت بات یہ ہے کہ) اللہ کی یہ شان نہیں کہ ان پر عذاب فرمائے درآنحالیکہ (اے حبیبِ مکرّم!) آپ بھی ان میں (موجود) ہوں، اور نہ ہی اللہ ایسی حالت میں ان پر عذاب فرمانے والا ہے کہ وہ (اس سے) مغفرت طلب کر رہے ہوں o

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۚ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۚ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ o ال عمران[3:135]

اور (یہ) ایسے لوگ ہیں کہ جب کوئی برائی کر بیٹھتے ہیں یا اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو اللہ کا ذکر کرتے ہیں پھر اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں، اور اللہ کے سوا گناہوں کی بخشش کون کرتا ہے، اور پھر جو گناہ وہ کر بیٹھے تھے ان پر جان بوجھ کر اصرار بھی نہیں کرتے o

اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰۤئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ o اعراف [7:201]

بے شک جن لوگوں نے پرہیزگاری اختیار کی ہے، جب انہیں شیطان کی طرف سے کوئی خیال بھی چھو لیتا ہے (تو وہ اللہ کے امر و نہی اور شیطان کے دجل وعداوت کو) یاد کرنے لگتے ہیں سو اسی وقت ان کی (بصیرت کی) آنکھیں کھل جاتی ہیں o

3۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کسی شخص کا اونٹ ایک بے آب و گیاہ صحرا میں گم ہو گیا ہو اور اس شخص نے کھانے پینے کا سامان بھی اسی گم ہونے والے اونٹ پر لادا ہوا ہو اور وہ شخص چاروں طرف اس لق و دق صحرا میں اپنے اونٹ کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر مایوس ہو چکا ہو پھر وہ زندگی سے بے آس ہو کر کسی درخت کے نیچے موت کے انتظار میں لیٹ رہا ہو۔ ٹھیک اسی حالت میں وہ اپنے اونٹ کو سارے سامان سے لدا ہوا اپنے پاس کھڑا دیکھے تو تصور تو کرو اس کو کیسی خوشی ہو گی! تمہارا پروردگار اس شخص سے بھی کہیں زیادہ اس وقت خوش ہوتا ہے جب تم سے کوئی بھٹکا ہوا بندہ اس کی طرف پلٹتا ہے اور گمراہی کے بعد پھر وہ فرمانبرداری کی روش اختیار کرتا ہے۔ (ترمذی)

4۔ ایک اور موقع پر آپ ﷺ نے اسی حقیقت کو ایک اور تمثیل میں واضح فرمایا جو نہایت ہی اثر انگیز ہے۔ ایک موقع پر کچھ جنگی قیدی گرفتار ہو کر آئے۔ ان میں ایک عورت بھی تھی جس کا دودھ پیتا بچہ چھوٹ گیا تھا۔ وہ ماما تا کی ماری ایسی بے قرار تھی کہ جس چھوٹے بچے کو پالیتی اپنی چھاتی سے لگا کر دودھ پلانے لگتی، اس عورت کا یہ حال دیکھ کر نبی ﷺ نے صحابہؓ سے پوچھا کیا تم توقع کر سکتے ہو کہ یہ ماں اپنے بچے کو خود اپنے ہاتھوں آگ میں پھینک دے گی؟ صحابہؓ نے کہا "یارسول اللہ ﷺ! خود پھینکنا تو درکنار، وہ اگر گرتا ہو تو یہ جان کی بازی لگا کر اس کو بچائے گی۔" اس پر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ "خدا اپنے بندوں پر اس سے بھی زیادہ رحیم اور مہربان ہے جتنی یہ ماں اپنے بچے پر مہربان ہے۔

5۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سارے کے سارے انسان خطا کار ہیں اور بہترین خطا کار وہ ہیں جو بہت زیادہ توبہ کرنے والے ہیں۔ (ترمذی)

6۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا "رب کریم کی قسم! میں اللہ تعالیٰ سے دن میں ۷۰ سے زائد مرتبہ معافی مانگتا ہوں"۔

7۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ پچھلی قوم میں ایک شخص تھا جس نے ننانوے (99) خون کئے تھے۔ اس نے لوگوں سے معلوم کیا کہ دنیا میں سب سے بڑا عالم کون ہے؟ لوگوں نے اس کو ایک خدا رسیدہ راہب کا پتہ دیا۔ وہ اس راہب کے پاس گیا اور بولا: حضرت! میں نے ننانوے خون کئے ہیں، کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ راہب نے کہا، نہیں تمہاری توبہ قبول ہونے کی اب کوئی صورت نہیں۔ یہ سنتے ہی اس شخص نے مایوسی میں اس راہب کو بھی قتل کر دیا اور اب وہ پورے سو (100) افراد کا قاتل تھا۔ اب اس نے پھر لوگوں سے دریافت کرنا شروع کیا کہ روئے زمین میں دین کا سب سے بڑا عالم کون ہے؟ لوگوں نے اسے ایک اور راہب کا پتہ دیا۔ وہ توبہ کی غرض سے راہب کے پاس گیا اور کہا حضرت! میں نے سو قتل کئے ہیں۔ یہ بتائیے کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ اور میری بخشش کی کوئی صورت ہے۔ راہب نے کہا کیوں نہیں! بھلا تمہارے اور توبہ کے درمیان کون سی چیز رکاوٹ ہے۔ تم فلاں ملک میں جاؤ۔ وہاں خدا کے کچھ نیک بندے عبادت میں مصروف ہیں۔ تم بھی ان کے ساتھ عبادت میں لگ جاؤ اور پھر کبھی لوٹ کر اپنے وطن نہ آنا کیونکہ یہ جگہ تمہارے لیے مناسب نہیں ہے۔ (یہاں تمہارے لیے توبہ پر قائم رہنا اور اصلاح حال کی کوشش کرنا بہت مشکل ہے) وہ شخص روانہ ہوا۔ ابھی آدھے راستے تک ہی پہنچا تھا کہ موت کا پیغام آ گیا۔ اب رحمت اور عذاب کے فرشتے جھگڑنے لگے۔ رحمت کے فرشتوں نے کہا: یہ گناہوں سے توبہ کر کے اور خدا کی طرف متوجہ ہو کر ادھر آیا ہے۔ عذاب کے فرشتوں نے کہا، نہیں! ابھی اس نے کوئی بھی نیک عمل نہیں کیا۔ یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ ایک فرشتہ انسان کی صورت میں آیا۔ ان فرشتوں نے اس کو اپنا حکم بنالیا کہ وہ ان دونوں کے درمیان کوئی فیصلہ کر دے۔ اس نے کہا، دونوں طرف کی زمین ناپو اور دیکھو کہ وہ جگہ یہاں سے قریب ہے جہاں سے یہ شخص آیا ہے یا وہ جگہ یہاں سے قریب ہے جہاں اس شخص کو جانا تھا۔ فرشتوں نے زمین کو ناپا تو وہ جگہ قریب نکلی جہاں اس شخص کو جانا تھا اور جاتے ہوئے راہ میں فرشتہ رحمت نے اس کی روح قبض کر لی اور خدا نے اس کو بخش دیا۔ (بخاری ومسلم)

اس واقعے سے سبق ملتا ہے کہ مومن عمر کے جس حصے میں بھی اپنے گناہوں پر شرمندہ ہو کر سچے دل سے خدا کے حضور گڑگڑائے گا تو

اللہ اسے اپنے دامن مغفرت میں سمیٹ لے گا اور کبھی نہیں دھتکارے گا۔

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ قف وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ قف وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ o ال عمران [3:135]

اور (یہ) ایسے لوگ ہیں کہ جب کوئی برائی کر بیٹھتے ہیں یا اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو اللہ کا ذکر کرتے ہیں پھر اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں، اور اللہ کے سوا گناہوں کی بخشش کون کرتا ہے، اور پھر جو گناہ وہ کر بیٹھے تھے ان پر جان بوجھ کر اصرار بھی نہیں کرتے o

حضرت ابوسعید ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ کی یہ رباعی بہت ہی خوب ہے:

باز آ باز ! آں چہ ہستی باز آ گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
ایں درگہ ما درگہ نومیدی نیست صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

پلٹ آ خدا کی طرف پھر پلٹ آ۔ تو جو کچھ اور جیسا بھی ہے خدا کی طرف پلٹ آ۔ اگر تو کافر، آتش پرست اور بت پرست ہے تب بھی خدا کی طرف پلٹ آ۔

ہمارا یہ دربار مایوسی اور ناامیدی کا دربار نہیں اگر تو نے سو بار بھی توبہ کر کے توڑ دی ہے، تب بھی پلٹ آ۔

اس دل پہ خدا کی رحمت ہو جس دل کی یہ حالت ہوتی ہے
اک بار خطا ہو جاتی ہے سو بار ندامت ہوتی ہے
(ماہر القادری)

ادعیہ مغفرت

رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ o ابراہیم [14:41]

اے ہمارے رب! مجھے بخش دے اور میرے والدین کو (بخش دے) اور دیگر سب مومنوں کو بھی، جس دن حساب قائم ہوگا o

رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ کَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِo ال عمران [3:193]

اے ہمارے رب! اب ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری خطاؤں کو ہمارے (نوشتۂ اعمال) سے محو فرما دے اور ہمیں نیک لوگوں کی سنگت میں موت دے o

رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ۔ (ابن ماجہ)

اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتَکَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتِكَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ۔ (المستدرک للحاکم)

اے اللہ! میرے گناہوں کے مقابلے میں تیری مغفرت بہت وسیع ہے اور میرے عمل کے مقابلے میں تیری رحمت کی زیادہ امید ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ۔ (متفق علیہ)

اے اللہ! میں نے اپنے اوپر بڑا ظلم کیا اور گناہوں کو تیرے سوا کوئی نہیں بخشتا پس تو اپنی جانب سے میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما۔

اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِب۔اَللّٰھُمَّ نَقِّنِیْ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوَابُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَس۔اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ الْبَرْدِ۔ (متفق علیہ)

اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان دوری رکھ جس طرح تو نے مشرق و مغرب کے درمیان دوری رکھی ہے۔ اے اللہ! مجھے خطاؤں سے ایسا پاک صاف کردے جیسے سفید کپڑا میل سے پاک ہوجاتا ہے۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو پانی، برف اور اولوں سے دھوڈال۔

حوالہ جات و حواشی

01- تنویر بخاری، اسلامی اخلاق و تصوف، (لاہور: ایورنیو بک پیلس) ص5 تا6، 11 تا12، 34 تا35
02- تنویر بخاری، اسلامی اخلاق و تصوف، ص36
03- تنویر بخاری، اسلامی اخلاق و تصوف، ص22 تا23
04- بخاری، مسلم، ابوداؤد، مؤطا امام مالک کتاب الاخلاق
05- سلیمان ندوی، مولانا سید، شبلی نعمانی، سیرت النبیؐ جلد ششم (لاہور: مکتبہ رحمانیہ) ص37
06- صحیح بخاری جلد اوّل، کتاب الزکوٰۃ، حدیث 1353
07- عالم فقری، سُنّی فصائل صدقات، (لاہور: ادارہ پیغام القرآن، 2006ء) ص96 تا163
08- عالم فقری، سُنّی فصائل صدقات، (لاہور: ادارہ پیغام القرآن، 2006ء) ص130 تا192